

جلد ۴۵ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ۱۴ ستمبر ۱۹۱۷ء | نمبر ۳۷

گلدستہ اخبار

روسی مزدوروں اور جنگی سپاہ کے ایلچیوں کی کونسل نے سٹاکہالم کانفرنس میں اپنے ایلچی بھیجنے سے انکار کر دیا۔

جرمن ڈپلومیٹک کے نئے رواؤ سے جرمن امریکن اخبارات بہت ہی برآفروختہ ہو گئے ہیں۔

سنگاپور میں تین ماہ تک کرنسی نوٹوں کے روپے ملنے بند کر دیئے گئے ہیں۔

جرمن بلجیم اور شمالی فرانس چھوڑ دینے پر راضی ہے بشرطیکہ انگریز افریقی نوآبادیات وغیرہ چھوڑ دیں۔

روسی کاسکوں نے جنرل کارنیلاف اور گورنمنٹ کے درمیان مصالحت پیدا کر دینے کے لئے ایک وفد بھیجا ہے۔

روس کے جنرل کارنیلاف نے ایم کرنسکی سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ نئی گورنمنٹ مرتب کرے۔

مگر ایم کرنسکی نے اس مطالبہ کی تعمیل سے انکار کر دیا ہے۔

جرمنی نے اپنی عمدہ ترین فوجیں جنوب مغرب سے شمال کی جانب روس میں بھیجی ہیں۔

روسی روبل سکہ کی قیمت برابر کم ہوتی جا رہی ہے اس وقت تیس روبل کی قیمت ایک پونڈ ہے۔

روس نے ۳۰ لاکھ پونڈ کی چاندی چین سے خریدی ہے۔

بمبئی کے ملوں کے ہڑتال کرنے والوں نے از سرنو کام شروع کر دیا ہے۔

مالکوں اور مزدوروں کے درمیان مزدوری کی بابت خاطر خواہ فیصلہ ہو گیا ہے۔

صرف بمبئی کی کراؤن مل کے مزدور ہڑتال کئے بیٹھے ہیں۔

چین کے جرمنی کے ساتھ اعلان جنگ کرنے کے صلہ میں اتحادیوں نے پانچ فیصدی کسٹم ڈیوٹی لگانے اور باکسر تاوان جنگ کی ادائیگی میں پانچ سال تک کا التوا منظور کر لیا ہے۔

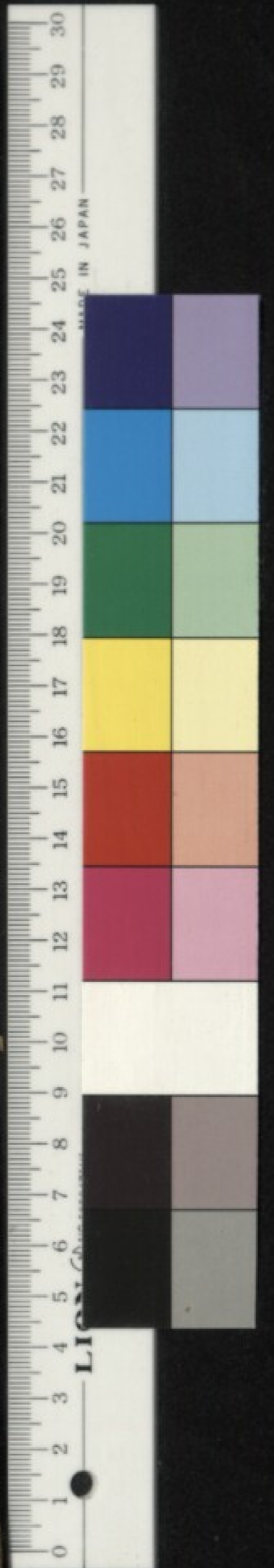
اب چین نے آسٹریا ہنگری کے خلاف اعلان جنگ کر دیا ہے۔

انگریزی امیر البحر رپورٹ دیتا ہے کہ موسمی ناموافقتوں کی وجہ سے کوئی ہوائی جنگ نہ ہو سکی۔

مقدونیہ میں دشمن سرس پرپسیا اور مالک جھیلوں کے درمیان آگے بڑھ گیا ہے۔

اس مقام کے مغرب میں روسی دستے دریائے دیول سے عبور کر گئے اور ۳۰۰ آسٹروی سپاہی گرفتار کر لئے۔

بانکی پور کی ہائی کورٹ میں سر علی امام جج مقرر ہوئے ہیں۔



تار برقیات

جرمن کی شرائط صلح

لنڈن ۱۰ستمبر۔ پوپ کو جو جرمن نے جوابدیا ہے۔ اُس میں شرائط صلح کی بابت ہالنڈ سے یہہ پیشین بینی آئی ہے کہ اُس میں یہ باتیں درج ہیں جرمن نے جن ممالک پر قبضہ کرلیا ہے اُن کو چھوڑ دیگا۔ بشرطیکہ انگریز اعراق عرب یا کم ازکم بغداد چھوڑ دیں۔ روس آرمینیا چھوڑ دے۔ اور جرمن نوآبادیات بلاکسی قسم کی شرط کے جرمن کو واپس کردیجائیں۔ ایک اور رپورٹ میں درج ہے کہ بلجیم کسی سلطنت سے عہد نامہ نہ کرے جس سے اُس کی آزادگی پر اثر پڑے۔ اور کہ بلجیم صرف اُسی قدر فوج رکھے جس قدر اُس کے ملک کو باترتیب رکھنے کے لئے کافی ہے۔ مگر السس لورین کا کچھ ذکر نہیں کیا گیا۔ مگر ایک یہ زوردیان یہ ہے کہ جرمن باشندے اتحادیوں پر قیصر کو کبھی قربان نہ کرینگے۔

لنڈن ۱۱ستمبر۔ نیویارک۔ تازہ ترین جرمن شرائط صلح جو واشنگٹن کے سفیروں کے درمیان مشتہر کیگئی ہیں۔ گزشتہ چند روزوں میں وہ اب شائع ہو چکی ہیں۔ یہ کوئی اہم متصور نہیں کی جاتیں بخصوصاً اس سبب سے کہ شرائط صلح کی متفرق فہرست بظاہر شائع کی گئی ہے مگر اُن تمام شرائط کا مآل یہ تجویز ہے کہ جرمن بلجیم اور شمالی فرانس بحال کردینے پر راضی ہے بشرطیکہ برطانیہ عظمیٰ جرمن نوآبادیات کو خرید کر اُن ممالک کا خرچ خود اُٹھائے۔ ان شرائط میں دیگر امور یہ ہیں۔ یعنی السس لورین کی آزادگی اور سرویہ اور رومانیہ کی بحالی۔ ٹرائیسٹی ایک آزاد بندرگاہ ہے۔ کوئی فوج وہاں نہ ہو۔ اور کہ بین الاقوامی پالیسی کے ماتحت ہو۔ اور بحر میں آزادگی ہو۔ برطانیہ عظمیٰ انگلش چینل پر حکومت کرے اور قنیانہ اُس کے نیچے تنل نہ بنائے۔

ان شرائط کے مشتہر کردینے کی وجہ یہ متصور کیجاتی ہے۔ کہ جرمن امریکہ کی جنگی تیاریاں سے خائف ہے جس کی وسعت کو اب وہ محسوس کررہا ہے۔

روس کی نئی مشکلات

لنڈن ۱۰ستمبر۔ پیٹروگراڈ ۹ستمبر۔ ایم کرنسکی ایک اعلان میں مشتہر کرتا ہے کہ جنرل کارنیلاف نے اس سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ وہ ایک نئی گورنمنٹ تیار کرے۔ ایم کارنسکی کارنیلاف کے حکم سے انکار کرتا ہے اور کمانڈر انچیف کا عہدہ شمالی محاذ کے کمانڈر انچیف کو دے دیگا۔ جو مطابق شرائط کے سپہ سالار ہوگا۔ اور پسکاف میں مقیم رہیگا۔ ایم کرنسکی نے پیٹروگراڈ شہر اور علاقہ بھر میں مارشل لا کا اشتہار دیدیا ہے اور تمام باشندگان سے اپیل کرتا ہے کہ وہ ملک کی حفاظت کے لئے امن قایم رکھیں۔

بعد کی خبر ہے کہ اعلےٰ طاقت کے لئے جو مطالبہ جنرل کارنیلاف نے کیا تھا وہ سابق وزیر اعظم شہزادہ لوف کے ذریعہ سے ایم کرنسکی کے پاس بھیجا گیا تھا اس مطالبہ میں مذکور ہے کہ جنرل کارنیلاف جیسے چاہے نئی گورنمنٹ بنا لیگا۔ ان امور کی تصدیق اس گفتگو سے ہوتی ہے جو بذریعہ تار جنرل کارنیلاف اور ایم کرنسکی کے درمیان ہوئی تھی۔

لنڈن ۱۱ستمبر۔ پیٹروگراڈ روسی کاسکوں کے ایک وفد نے ایم کرنسکی کو یقین دلایا ہے۔ کہ کاسک باشندے اس منتازعہ کو فیصل کرنے میں حتی الوسع کوشش کرینگے۔ جو جنرل کارنیلاف اور پراوزنل گورنمنٹ کے درمیان ہے تاکہ اس باہمی تنازعہ سے کہیں خانہ جنگی نہ شروع ہوجائے۔ یہ وفد ایم کرنسکی کے ساتھ اتفاق رائے کرینگے۔ بعد اپنے مقصد براری کے لئے فوجی صدر مقامات کو جارہا ہے۔

لنڈن ۱۱ستمبر۔ ایک روسی بے تار کا مراسلہ راوی ہے کہ فوجی سپاہیوں اور مزدوروں کے ایلچیوں کی کونسل کے کارکناں اور زمیندارون کے ایلچیوں نے فوجی اور بحری کمیٹیوں کے نام پیغامات بھیجے ہیں۔ کہ جنرل کارنیلاف ایک فوجی بالمقابل انقلاب کی سازش کا سرغنہ ہے اس نے اس مقصد سے پیٹروگراڈ پر فوج کشی کی ہے کہ پراوزنل گورنمنٹ کو معزول کردے اس کی فوج کو دھوکے سے یہ یقین دلایا گیا ہے کہ وہ کمیالسٹوں کو کچلنے کے لئے بھیجے گئے ہیں جس کا وجود ہی نہیں ہے۔ کارکنان فوجی کمیٹیوں سے دریافت کرتے ہیں کہ جنرل کارنیلاف کے احکام مت مانو اور سنٹرل کمیٹیوں اور پراوزنل گورنمنٹ کے مطالبات پر عملدرآمد کرو۔ اور فوجی سپاہیوں خصوصاً باقندوں کے روبرو جنرل کارنیلاف کی سازش کے معنی بخوبی مفصل طور پر بیان کردو۔

مسٹر ایل۔ بی گوڈ صاحب ریوے پولیس سہارنپور پر متعین ہوئے ہیں۔

ایڈیٹوریل نوٹس

مسیحیت اور اخلاق

(۱)

ہمارے خداوند کی اخلاقی تعلیمات میں انسان کے علم اخلاق کی قدر و اہمیت کو زائل نہیں بلکہ تسلیم کیا گیا ہے۔ اسی لئے خداوند نے یہودیوں کے ساتھ ایسے طور پر کلام نہیں کیا گویا کہ وہ دس احکام کو انسانی زندگی کی تربیت اور سدھار کے لئے آلہی قوانین کی حیثیت میں تسلیم نہیں کرتے تھے یا کم از کم اُن سے بے پرواہ تھے۔ آنخداوند نے اس امر کو تسلیم کر لیا ہے کہ اُن کے مذہبی اور اخلاقی اُستادوں نے یکے بعد دیگرے متواتر مدت تک اُن کے درمیان آکر اُن کی ضمیروں کو اپنی تعلیمات سے بہت منکشف کر دیا ہے اسی لئے اس نے اپنی اخلاقی تعلیم کی بنا موسیٰ اور انبیاء کی تعلیمات ہی پر رکھی ہے (دیکھو متی ۵: ۲۱ سے ۲۷) لیکن ایسا کرنے میں اُس نے اپنی اخلاقی تعلیم کو قیاسی طور پر مرتب نہیں کیا۔ اور نہ ہی بطور ایک سسٹم کے اس کے ہر پہلو پر بترتیب مسلسل طور پر بیان کیا۔ بلکہ جس حالت میں اس وقت انسان تھا اسی حالت سے اپنی اخلاقی تعلیم کا آغاز کیا اور اُن کو راستبازی کے زیادہ تر بلند اور وسیع آلہی اعلیٰ تصور اور معراج تک پہنچا دیا۔ چنانچہ دس احکام میں سے چند ایک احکام کا ذکر فقرہ "تم سُن چکے ہو کہ اگلوں سے کیا کہا تھا کہ۔۔۔؟" میں کیا اور پھر اس اعلیٰ معراج تک اُن کو یہ کہکر پہنچایا کہ "لیکن میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ۔۔۔!" یہودی بخوبی جانتے تھے کہ خون کرنا یا حرامکاری کرنا وغیرہ جرم ہے۔ اور کہ جو شخص ایسا ایسا فعل کرے وہ عدالت کے رُو سے مستوجب سزا ہے۔ مگر خداوند مسیح نے سکھایا کہ انسانی عدالت کے علاوہ اور اس سے افضل اور اعلیٰ ایک اور عدالت ہے یعنی عدالت آلہی جس کے سامنے ہر فرد بشر نے خود حاضر ہونا اور نہ صرف اپنے اقوال اور افعال ہی کا بلکہ اپنے خیال اور نیت کا بھی جواب دینا ہے۔ وہ جانتے تھے کہ شہوت پرستی کے بڑے بڑے کام خلاف اخلاق اور موجب سزا و بدنامی اور شرمندگی کے ہیں۔ مگر خداوند مسیح نے اُنہیں سکھایا کہ نہ صرف شہوانی باتیں اور کام ہی بلکہ شہوانی خیالات اور جذبات اور نیت بھی عدالت آلہی میں لائے جائیں گے شہوانی خیالات اور اعمال ہر دو مساوی ہیں۔ اور خدا اُن کو بھی مجرم ٹھہراتا ہے جو "اپنے دل میں" زنا یا کوئی بُرا کام کرتا ہے۔ کیونکہ اقوال اور اعمال کی بنا نیت پر ہے۔ وہ یہ بھی جانتے تھے کہ جھوٹی قسم کھانا گناہ ہے مگر خداوند مسیح نے اُنہیں سکھایا کہ آدمی کو اپنی عام بول چال میں ایسا سچا رہنا چاہیئے کہ قسم کی ضرورت ہی نہ پڑے۔ یہودی بخوبی آگاہ تھے کہ راستباز رہنا اُن کا فرض ہے۔ مگر خداوند یسوع مسیح نے اس فرض کی ایک اور اعلیٰ اور مکمل صورت بتا دی کہ "جیسا تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ کریں تم بھی اُن کے ساتھ ویسا ہی کرو۔"

جو اخلاقی طریق خداوند مسیح کا تھا وہی اُس کے رسولوں کا بھی تھا۔ یہ کوئی لازمی امر نہ تھا۔ کہ رسول غیر قوموں سے ایسے طور پر کلام کرتے کہ گویا وہ اخلاق کے اصولوں سے بالکل نابلد ہیں۔ یونانیوں اور رومیوں میں انصاف۔ پرہیزگاری۔ استقلال اور عاقبت اندیشی شریفانہ زندگی کے عناصر متصور ہوتے تھے اور ان صفات کو وہ بڑی عزت کی نظر سے دیکھا کرتے تھے۔ مذکورہ متمدن اشخاص کی خوبیاں وہ جماعت یا جمہور کی طاقت اور محافظت سمجھتے تھے ان کی اخلاقی زندگی ان کے خاندان اور سلطنت کے ذریعہ۔ ان کے مشترکہ راحت و رنج کے ذریعہ سے صنعت و حرفت۔ تجارت جنگ۔ پولیٹیکل فریقوں کی لڑائیوں۔ اور شہروں کے قوانین اور مجرموں کی تعزیرات کے ذریعہ سے انکشاف پا چکی تھی۔ حتیٰ کہ بنایت وحشی اقوام میں بھی اخلاقی فرائض کا ایک گونہ علم موجود تھا۔ پولوس رسول نے بت پرستوں کی ضمیروں سے اپیل کیا اور فرمایا کہ وہ شریعت کی باتیں اپنے دلوں میں لکھی ہوئی دکھاتے ہیں۔ اور اُن کا دل بھی ان باتوں کی گواہی دیتا ہے اور اُن کے باہمی خیالات یا تو اُن پر الزام لگاتے ہیں۔ یا اُن کو معذور رکھتے ہیں" (رومی ۲: ۱۵) اور یوحنا رسول بھی ایشیائے خورد کی پُرشہوت بد اخلاقیوں سے ایک عرصہ تک محصور رہنے کے بعد یقین کرتا ہے اور اُس کلام کے بارے میں جو دنیا میں مجسم ہوا تھا اور جس کے وسیلے ساری چیزیں پیدا ہوئی ہیں۔ اور جو ابتدا میں خدا کے ساتھ تھا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ "اُس میں زندگی تھی۔ اور وہ زندگی آدمیوں کا نور تھا۔" "حقیقی نور جو ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے دنیا میں آنے کو تھا۔" یا حاشیہ کے ترجمے کو دیکھو جو اور زیادہ قابل غور ہے۔

خدا کے وعدے حقیقت ہیں محض وعدے ہی نہیں

ڈاکٹر جی کیمبل مارگن صاحب کہتے ہیں۔ کہ

انہوں نے ایک مرتبہ لنڈن میں عبادت کرواتے ہوئے ہمارے خداوند کے ان الفاظ کو اپنے سرمن کا متن بنایا کہ "دیکھو میں دنیا کے آخر تک ہمیشہ تمہارے ساتھ

ہوں"۔ اثنائے وعظ میں انہوں نے بیان کیا کہ وہ کس طرح ۳۰ سال تک اُن بڑھی مستورات کو بائیبل پڑھ پڑھ کے سناتے رہے جو خود نہ پڑھ سکتی تھیں۔ ایک مرتبہ اُنہوں نے مذکورہ بالا الفاظ پڑھکر سنائے اور سُنا کر اُن سے یہ سوال کیا کہ "کیا یہ جلیل القدر وعدہ نہیں ہے؟" اُن میں سے ایک عورت نے جواب میں کہا "یہ وعدہ نہیں ہے۔ یہ حقیقت ہے"۔ پادری صاحب نے کہا کہ "تیس سال تک اس مضمون پر غور کرنے کے بعد میں یقین کرتا ہوں کہ اُس عورت نے سچ کہا تھا"۔

اب ناظرین اس سوال پر غور کریں کہ آیا یہ الفاظ وعدہ ہے یا حقیقت۔ ممکن ہے کہ بعض کہیں کہ یہ حقیقت ہے۔ اور بعض کہیں گے کہ یہ الفاظ وعدہ اور حقیقت دونوں ہیں۔ ہماری دانست میں یہ وعدہ اور حقیقت ہر دو ہے۔ وعدہ اس صورت سے ہے کہ اس کی نسبت مستقبل سے ہے۔ مگر وہ حقیقت بھی ہے۔ کیونکہ یہاں اُس وعدہ میں فعل حال "میں ہوں" وارد ہے۔ خداوند مسیح کے یہ الفاظ جو وعدہ اور حقیقت دونوں ہیں کیسے بے نظیر ہیں۔ کسی مذہب کے ہادی اور بانی نے یہ کہنے کا دعویٰ نہیں کیا کیونکہ اُن میں اپنے پیروؤں کے ساتھ دنیا کے آخر تک ہمیشہ ساتھ رہنے کی سامرتھ نہ تھی لہٰذا اُنہوں نے ایسا وعدہ بھی نہیں کیا۔ کیونکہ اگر کرتے بھی تو حقیقت نہ ہوتی۔ محض وعدہ ہوتا۔ اور یہ خداوند مسیحیوں کے لئے ان الفاظ میں کیسی تسلی اور حوصلہ افزائی مرکوز ہے۔ وہ ہر وقت اور ہمیشہ تک ہمارے ساتھ ہے۔ ہم اکیلے نہیں ہمیں ہمارا خداوند "یتیم" نہیں چھوڑ گیا۔ مسیحی کو اس سے بڑھ کے اور کیا چاہیے؟ کیا جب ہم خطرات یا ابتلا میں ہوں تو وہ ہمارے ساتھ نہیں؟ کیا جب ہم اُس کی خدمت کرتے اور مخالفتوں کے جھگڑے کے اندر محصور ہو جاتے ہیں تو وہ ہمارے ساتھ نہیں ہوتا؟ کیا جب ہم احتیاجوں اور ضرورتوں کے بادل سے گھر جاتے ہیں تو کیا وہ بھی ان حالتوں میں ہمارے ساتھ نہیں رہتا اور ہمارا ہمدرد، معاون غمگسار، تشفی دہندہ۔ اور ہم کو سب غالب پر غالب کرنے والا نہیں بنتا؟ ضرور بنتا ہے۔ یہ حقیقت ہے یہ وعدہ ہے جو ہر سچے مسیحی کا ذاتی تجربہ ہے۔ وہ کبھی اس تجربہ سے انکار نہیں کر سکتا۔ پس کیا سچے مسیحی خوش نصیب نہیں ہیں؟ ضرور ہیں۔

تم نے تمام یروشلیم میں اپنی تعلیم پھیلا دی ہے

دیکھو اعمال ۵: ۲۸

کیا یہ بات آج مسیحیوں کے حق میں ہندوستان میں نہیں کہی جا سکتی؟ مشاہدہ بتا رہا ہے کہ یہ آیت ہندوستان میں پوری پوری صادق آ رہی ہے اور ہمارے غیر مسیحی ہندوستانی بھائی بھی نہ صرف اس سے ناواقف ہی نہیں۔ بلکہ اس کام کو روکنے کی ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔ اور خود اپنی زبان سے گویا کہہ رہے ہیں۔ کہ "تم نے ہندوستان میں اپنی تعلیم پھیلا دی"۔ یونانی زبان میں یہ فقرہ یوں ہے۔ "تم نے یروشلیم کو اپنی تعلیم سے بھر دیا"۔ لفظ بھر دیا لفظ پھیلا دی کی نسبت زیادہ پُر زور اور پُر معنی ہے۔ واقعی ہندوستان مسیحی تعلیم سے بھر گیا۔ اور ابھی بھرا جا رہا ہے۔ اس امر کی تصدیق آریہ گزٹ لاہور کے ۲ اگست کے پرچے سے صوبجات متحدہ آگرہ اور اودھ کی بابت کماحقہ ہو رہی ہے۔ چنانچہ معزز معاصر اپنے لیڈنگ آرٹیکل میں لکھتے ہیں۔ کہ "جو رپورٹیں عیسائیوں کی اس صوبہ کے متعلق شائع ہوئی ہیں وہ اور بھی زیادہ ہمارے خطرہ کو بڑھاتی ہیں۔ آج ہم رپورٹوں کی زیادہ تفصیل میں جانا نہیں چاہتے لیکن اتنا بتلائے دیتے ہیں کہ صوبجات متحدہ کی اچھوت جاتیوں کو عیسائی نہایت تیزی کے ساتھ عیسائی بنا رہے ہیں۔ اور اس کام میں بڑے بڑے پادری ایم۔ اے۔ بی۔ اے اور دولتمند عیسائی لگے ہوئے ہیں۔ اسکو چھوڑ کر اگر عیسائیوں کی تعلیمی کوششوں کو دیکھا جائے۔ تو اور بھی حیرت ہوتی ہے۔ صوبجات متحدہ میں عیسائیوں کے چھ زبردست کالج ہیں۔ اور ہائی سکول تو ہر ضلع میں نظر آتے ہیں۔ اس صوبہ میں ۴۸ ضلع ہیں اور اُن کے اندر عیسائیوں کی تعلیمی وطبی جدوجہد نے **ایک جال سا بنا ہوا ہے**۔ الہ آباد کے اندر عیسائیوں کے دو کالج ہیں۔ یہ ہر پاک ہندوؤں کا تیرتھ ہے۔ لیکن اس امر کے متعلق یہ ایک افسوسناک حقیقت ہے کہ عیسائیوں نے ہندو لڑکیوں کو اپنے دھرم میں پھنسانے کا کام وسیع پیمانہ پر جاری کر رکھا ہے۔ لڑکیوں کے لئے ایک خاص کالج الہ آباد میں قائم ہے۔ اسی طرح سے آگرہ اور لکھنؤ میں بھی لڑکیوں کے کالج ہیں۔ الہ آباد کے اندر عیسائیوں کی مکتی فوج۔ ان کا یتیم خانہ اور سب سے بڑھکر ینگ مینز کرسچن ایسوسی ایشن کا کام اتنا تیزی سے ہو رہا ہے کہ ہندوؤں کا یہ تو تیرتھ ایک طرح پر **عیسائیت آب وہوا کے اندر ہے**"۔

ساردیس میں ایک کتبہ برآمد ہوا

شہر ساردیس میں جسکا ذکر مکاشفہ کی کتاب میں ہوا ہے

امریکہ کی ارکایولوجیکل اکسپیڈیشن نے جو ایشائے خورد میں چند برسوں سے جاری ہے۔ لڈیانی اور ارمنی دونہ بانوں اور حروف میں ایک کتبہ زمین میں سے

کھود کر نکالا ہے۔ پروفیسر انولتیس نے اس کتبے کا ایک فوٹو اور ارمنی حصہ کا ایک ابتدائی ترجمہ بھی شائع کر دیا ہے۔ لیکن کہتے ہیں کہ اس کا ارمنی متن بڑا مشکل ہے۔ کیونکہ وہ ارمنی زبان کی بہ نسبت لدیائی زبان سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے۔ پروفیسر سٹیلی اے کگ صاحب نے ارمنی متن کو ازسرنو مرتب کرکے جرنل آف ہلینگ سٹڈیز میں شائع کیا ہے اور امید اور کوشش کر رہا ہے کہ لدیائی زبان کے متن کو بھی ازسرنو مرتب کرکے بہت جلد شائع کریگا خیال کیا جاتا ہے کہ یہ کتبہ شاہ ارتازرکسس کے زمانہ کا ہے۔ اور مقبرہ پرستی کا اُس میں ذکر پایا جاتا ہے اور اُس میں عوام کو متنبہ کیا گیا ہے کہ جو کوئی اس کی خلاف ورزی کرے گا۔ ارتمس دیوی ضرور اس سے انتقام لیگی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ دوسرا یا تیسرا بادشاہ اس نام کا ہے۔ اس کتبے کی کتابت اس کتبے کی کتابت سے بہت ہی مشابہ ہے جو اسوان میں ملا ہے۔ اس میں بھی لفظ ارتازرکسیس کا وہی تلفظ ہے جو اسوان والے کتبے میں ہے پس تصور کیا جاتا ہے کہ اس کی کتابت کی تاریخ قریب ۴۰۰ سال قبل از مسیح ہے۔ اور یہ ایک تعجب خیز امر ہے کہ اس کتبے کی دوسری سطر سے اس جغرافیائی سوال کا جس پر مدت سے بحث ہو رہی ہے فیصلہ کر دیا گیا ہے۔ وہ سوال سفارد نامے شہر کے جائے قیام کی بابت ہے جسکا ذکر حبقوق نبی کی کتاب کی بیسویں آیت میں آیا ہے۔ اور جسکا ترجمہ انگریزی زبان میں سٹفرڈ یا جرد ہوا ہے۔ جہاں یروشلیم کے اسیر آباد کئے گئے تھے چنانچہ اس کتبے سے اب ثابت ہوتا ہے۔ کہ اس سے اشارہ سار دیس کیطرف ہے۔ کیونکہ اس کتبے میں شہر سفارد ایسی ہی صفائی کے ساتھ درج ہوا ہے۔ جیسے سار دیس کا ارمنی نام ہے۔

ہندوستان سے کسقدر قرضہ جنگ وصول ہوا۔

قرضہ جنگ میں جسقدر درخواستیں پوسٹ آفس کے ذریعہ سے اس عرصہ میں وصول ہوا ہے جو ۲۹ اگست کو ختم ہوا۔ اور جو درخواستیں نقد سارٹیفکیٹوں کی وصول ہوئی اور جسکا عرصہ ۳۰ اگست کو ختم ہوتا ہے۔ ان کی کل رقوم حسب ذیل ہیں :-

	پوسٹ آفس میں	نقد سارٹیفکیٹوں سے	میزان کل
بمبئی	۷۲۸۹۰۵۰	۱۸۴۸۵۴۵۵	۲۵۷۷۴۵۰۵ روپیہ
پنجاب	۶۱۵۹۹۰۰	۱۳۰۸۱۰۳۹	۱۹۲۴۰۹۳۹ "
وسطی ہند	۴۴۷۳۰۷۵	۱۳۲۰۳۸۳	۱۶۹۴۶۸۹ "
صوبجات متحدہ	۵۱۵۳۸۷۵	۸۸۶۶۳۹۵	۱۴۰۲۰۲۷۰ "
بنگال	۳۶۷۲۳۰۰	۶۰۹۴۳۲۹	۹۷۶۶۶۲۹ "
برہما	۱۶۹۲۳۳۰	۵۴۵۰۱۱۰	۷۲۲۴۲۱۰ "
مدراس	۱۹۰۶۳۵۰	۲۳۴۷۴۵۰	۴۲۵۳۸۰۰ "
بہار اڑیسہ	۱۱۶۶۶۴	۲۵۸۸۰۲	۳۷۵۴۶۶ "
آسام	۳۲۳۳۰۰	۸۷۷۲۶۹	۱۲۰۰۵۶۹ "

قرضہ جنگ کی کل رقوم حسب ذیل ہیں

بڑی تفصیل	۳۸۳۶۱۸۸۰	"
خزانہ کے بل جو انگلستان میں وصول ہوئے۔	۱۶۴۱۱۶۰۰	"
پوسٹ آفس کی تفصیل	۳۲۱۹۹۵۵۰	"
نقد سارٹیفکیٹ	۷۱۰۹۳۳۵	"
میزان کل	۵۰۳۳۲۳۸۲۵	"

(از سول اینڈ ملٹری گزٹ)

اتحادیوں کے سفیر اور پوپ کی گفتگو

اتحادیوں کے سفیر کی جو مدت سے شہر روما میں مقیم ہے۔ روما کے پوپ کے ساتھ حال ہی میں ایک خاص گفتگو جنگ کے متعلق ہوئی ہے۔ جو بڑی دلچسپ ہے۔ جس سے اتحادیوں کا منشا اور پوپ کے خیالات کا اظہار ہوتا ہے۔ اور ساتھ ہی آسٹریا کی جنگی حالت پر روشنی پڑتی ہے یہ مکالمہ بطوالت اخبار ڈیلی نیوز لنڈن میں شائع ہوا ہے۔ سفیر مذکور نے جب اپنے ملک کی اُن مصائب کا ذکر کیا جو ترکی جرمن اتحاد کے باعث ظہور میں آئی ہیں تو پوپ نے بڑی بے صبری سے جواب دیا۔ "مگر وہ روسی۔ وہ تو قسطنطنیہ لے لینے پر مصمم ارادہ کئے بیٹھے ہیں"۔ سفیر نے کہا "روس سے خائف ہونے کی کچھ ضرورت نہیں ہے"۔ اور پوپ نے جوابدیا "روسی لوگ کیتھولک فوائد کے کبھی بھی روادار نہیں رہے ہیں۔ دیکھو انہوں نے لیمبرگ لشتیں علاقہ کے پریسٹوں کے ساتھ کیسا سلوک کیا ہے"۔ سفیر نے جواب دیا کہ جرمنوں نے بلجیم کے بہت سے پریسٹوں کو گولی کا نشانہ بنایا ہے"۔ پوپ نے کہا "یقینا یقینا جنگ ہر جگہ ہی بیتیا کیاں پیدا کیا کرتا ہے"۔ پوپ نے سفیر سے پوچھا کہ "دول متحدہ کیا چاہتے ہیں"۔ سفیر نے جواب دیا کہ "سب سے پہلی بات جو وہ چاہتے ہیں یہ ہے کہ پروشیائی جنگی طاقت کا قلع قمع کر دیا جائے"۔ پوپ نے کہا "مگر دوسرے بھی تو بالضرور بے ہتھیار کرینگے"۔ پوپ نے دول متحدہ کے دیگر مقاصد کی طرف بھی تعجب ظاہر کیا۔ جن میں سفیر نے کہا۔ کہ السس لورین کی بحالی۔ نیا پولنڈ۔ آسٹریا کے کھنڈرات سے نئی اقوام کی ترکیب۔ اور

بلجیم کو خالی کر دینے اور اس کا تاوان جنگ شامل ہے۔ پوپ نے اکھڑ پنے کے ساتھ اپنے سامعین کو رخصت کیا۔ سفیر نے جو مقدس آب پوپ صاحب سے برسوں سے واقف ہے۔ بیان کیا کہ پوپ روس پر اعتبار کرتے ہوئے ہراساں ہے اور کہتا ہے کہ پوپ کے نوٹ میں جرمن عقائد محض مخفی نظر آتے ہیں۔ وہ یہ ہیں کہ وہ صلح کی کانگرس میں کرسی پانے کا آرزومند ہے۔ خطرہ ہے کہ جرمن کیتھولک برافروختہ نہ ہو جائیں۔ اور آسٹریا کی سلطنت کی جو سب سے بڑی کیتھولک طاقت ہے کہیں وہ برباد نہ ہو جائے۔

پادری پی سی اوپل صاحب کی رائے نور افشاں پر

پادری صاحب کے اسم گرامی سے ہندوستان خصوصاً پنجاب کا کون شخص ہے جو نا آشنا ہے۔ آپ بڑے لائق فائق تجربہ کار نکتہ رس اور عمیق نظر ہیں۔ مشن میں چوٹی کے آدمی ہیں۔ آپ نور افشاں کے بارے میں حسب ذیل رائے ظاہر کرتے ہیں۔

میں نور افشاں کو بغور پڑھتا ہوں اور بہت خوش ہوں کہ یہ اخبار اپنے مقاصد اور فرائض کو بخوبی سر انجام تک پہنچا رہا ہے۔ اس کے لائق و فائق اسسٹنٹ ایڈیٹر پادری پی کے سنگھ امر سدھو صاحب کی لیاقت و محنت سے یہ کاغذ ہر پہلو سے ترقی کر رہا ہے۔ کاش کہ اردو خواں صاحبان اسکو پڑھیں اور اس کی زیادہ قدر کریں۔

خط و کتابت کے وقت چٹ نمبر ضرور لکھئے۔

زندگی

یہ ایک ماہواری مسیحی پرچہ ہے۔ جو ماہ جولائی سے زیر ایڈیٹری ہمارے مشہور و معروف اردو نویس مسیحی نوجوان مسٹر پی۔ ایل۔ شاکر صاحب میرٹھی لکھنؤ سے نکلنا شروع ہوا ہے۔ جسکا انہیں کالموں میں ایک سے زیادہ مرتبہ اشتہار دیا جا چکا ہے۔ یہ پرچہ نہایت عمدہ مذہبی اور تمدنی اور قومی مضامین سے بعبارت سلیس مرتب کیا جاتا ہے۔ مفید اور دلچسپ واقعات اور رسالوں سے مزین ہوتا ہے۔ اور شذرات بغایت پر شغف اور مفید اور زمانہ حال کی رو کے مطابق ہوتے ہیں۔ غرضیکہ یہ ایک عالمانہ اور فائدہ مند اور مصلح پرچہ مسیحی قوم کا ہے۔ سچ ہے ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات۔ امید ہے کہ اگر مسیحی جماعت نے اینجانب توجہ دی تو رسالہ ہر پہلو سے خاطر خواہ ہوگا۔ ہر ہندوستانی مسیحی بالضرور اس کا خریدار بنے۔ مبلغ دو روپیہ سال کچھ بڑی بات نہیں ہے۔

خداوند یسوع مسیح کی زندگی کا احوال

مصنفہ پادری جے۔ ایم کمفی صاحب ایم۔ اے۔ جیسا چاروں انجیلوں میں پایا جاتا ہے۔ قیمت معہ تصاویر فی جلد ۳ر معہ محصول ڈاک ۴ر قیمت بلا تصویر ار معہ محصول ڈاک ۲ر زبان سلیس اُردو ہے۔ اور بغایت سریع الفہم۔ بچوں کے لئے بہت ہی دلکش اور مفید کتاب ہے۔ والدین کو مناسب ہے کہ اس کتاب کو خرید کر اپنے بچوں کو دیں۔ تاکہ وہ مسیح کے نمونہ کی پیروی کرنا اپنے بچپن ہی سے سیکھنا شروع کریں۔

نور افشاں کو قلمی امداد سے فراموش نہ کیجئے

طاعون کی واردات اور اموات کا شمار ہند میں

ہفتہ مختتمہ یکم ستمبر میں کل ہندوستان کے اندر ذیل احاطوں اور صوبجات میں سے مرض طاعون کی واردات اور اموات کی تعداد اور شمار حسب ذیل واقعہ ہوئی ہیں یعنی بمبئی اور سندھ میں ۳۶ ۲۵ احاطہ مدراس میں ۲۳۵ بہار اور اڑیسہ میں ۷۳ صوبجات متحدہ میں ۲۵۲ پنجاب میں ۲۹ برما میں ۸۳ - صوبجات متوسط میں ۶۵۰ ریاست میسور میں ۲۴۳ حیدرآباد میں ۱۰۶۰ وسط ہند میں ۳۷۴ راجپوتانہ میں ۱۶۹۱ اموات طاعون سے ہوئیں۔

اس سے ظاہر ہے کہ احاطہ بمبئی اور سندھ میں سب سے زیادہ اس سے اتر کر حیدرآباد میں اور پنجاب میں سب سے کم اموات وقوع میں آئیں۔ عملی طور پر پنجاب نسبتاً طاعون سے محفوظ ہے۔

ایک پونڈ انعام

اشتہار

نصرت مِن جانب خدا

ہزار ہزار شکر ہے اُس مالک دو جہان کا کہ جس نے تمام موجودات کو، بنے اپنے وقت پر موجود کیا اور ہم کو اس عظیم الشان فتح حاصل ہونے کا اعزاز بخشا پرچند قبل میں مسئلہ تثلیث فی التوحید پر جو اعتراضات فریق ثانی کے صادر ہوئے تھے۔ وہ ہم بالتفصیل روانہ کر چکے ہیں۔ پبلک خود ان سوال و جواب کا امتیاز کریگی۔ اسی طرح دوسرے روز کے مناظرہ کا خلاصہ بھی پبلک کے واسطے تحریر کر دینا ضروری سمجھا گیا۔ التماس ہے کہ قبل از مناظرہ پریذیڈنٹ (احمدی) نے ایک مختصر تقریر کی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ہم مشیر مسیحیوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور ساتھ ہی یہ عرض کرتے ہیں کہ کل پادری صاحب موصوف نے مسئلہ تثلیث پر تقریر فرمائی جس کے جواب ہماری طرف سے دیئے گئے۔ اسی طرح آج ہماری طرف سے صاحبزادہ مرزا بشیر احمد تحریف بائبل پر تقریر فرمائیں گے۔ چونکہ موجودہ بائبل میں تحریف ہے امید ہے کہ پادری صاحب جواب میں تردید فرمائینگے۔ پریذیڈنٹ مسیحی مولوی عبدالعزیز صاحب (عرب) میں درخواست کرتا ہوں کہ آج کے روز مسئلہ توحید پر بحث شروع کیجائے۔ کیونکہ روز اوّل مسئلہ تثلیث پر بحث ہوئی تھی۔ اس وجہ سے تثلیث فی التوحید اور توحید فی الاسلام کا مقابلہ ہے۔ چنانچہ شرائط بحث میں بھی مرقوم ہے کہ اہم مسئلہ مسیحیوں کا تثلیث اور اسلام کا توحید ہے۔ اس لحاظ سے پریذیڈنٹ (احمد) یہ ضرور نہیں کہ آج توحید پر ہی مباحثہ کیا جاسے۔ مناظر کو اختیار ہے کہ مقررشدہ سوالات سے کوئی سوال پیش کرے۔ مولوی عبدالعزیز صاحب عرب۔ یہ ہرگز ہو نہیں سکتا۔ چونکہ عقل اس امر کی مقید ہے کہ مسیحیوں کا دارومدار تثلیث پر ہے اور مسلمانوں کا توحید پر۔ اور طرہ یہ کہ دونوں مسئلہ اجتماع ضدین ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ تحریف بائبل پر کل بحث کی جائے۔ پریذیڈنٹ ثالث حکیم مولوی عبدالحلیم صاحب نے پبلک کو مخاطب کرکے ارشاد فرمایا۔ کہ پادری جوالا سنگھ نے نہایت دریا دلی سے کام لیا ہے حتیٰ کہ تینوں پریذیڈنٹ مسلمان ہیں کیا پادری صاحب موصوف کو پریذیڈنٹ (مسیحی) نہیں مل سکتا تھا (ضرور) مگر یہ اس امر پر دال ہے کہ آپ فی الحقیقت سچائی کے طالب ہیں۔ لہذا یہ مناسب ہے کہ آج مسئلہ توحید پر بحث کیجائے۔ اور سامعین پر منکشف ہو جائے کہ تثلیث حق ہے یا توحید۔ اور مضمون بھی مناظرہ کا سلسلہ وار ہے۔ اس پر احمدی جماعت کے پریذیڈنٹ اور مناظر نے صدر صاحب کے فیصلہ کو نامنظور ٹھہرایا۔ اور جواب دیا کہ آج ہم توحید پر تیار ہو کر نہیں آئے۔ بلکہ تحریف بائبل پر ہی بحث کرنا چاہتے ہیں۔ سو ہم پبلک سے درخواست کرتے ہیں کہ پبلک خود ہمارا فیصلہ کرے۔

مولوی عبدالحلیم صاحب (صدر) نہایت جوش میں آکر۔ ایں چہ معنی دارد۔ چونکہ میں صدر پریذیڈنٹ ہوں جو فیصلہ میں مقرر کروں طرفین کو تسلیم کرنا چاہیئے۔ اس کے کیا معنی کہ آج تحریف بائبل پر ہی بحث ہو۔ یہ ہرگز ہرگز ہو نہیں سکتا۔ بلکہ آپ صاحبان نے میری سخت انسلٹ کی۔ اگر ایسا تھا تو مجھ کو صدر مقرر نہ کیا ہوتا۔ اس کے بعد قریب ڈیڑھ گھنٹہ تک صدر مجلس اور احمدی جماعت میں سخت نااتفاقی رہی۔

آخر کار پادری صاحب موصوف نے فرمایا اگر صدر انجمن سے جماعت احمدی جس نے ایک لائق منصف عاقل عالم صدر کو بعد فیصلہ دینے کے انسلٹ کی۔ جب تک صدر صاحب کو رضامند نہ کریں۔ کوئی گفتگو نہ ہوگی۔ اگرچہ ہم نے کشادہ دلی سے اُن کی ہر ایک شرط کو منظور کیا اور مناظرہ کا موقعہ دیا۔ اب اگر کوئی چاہے کہ عقل سلیم کے طریقہ کو چھوڑ کر مناظرہ ہوئے تو یہ بات نہیں ہو سکتی۔ اس لئے کہ ہم تحریف پر بھی گفتگو کرنے کے لئے تیار ہیں۔ مگر چاہیئے کہ آج روز جیسا کہ اکثر احباب وہر دو پریذیڈنٹ صاحبان کا خیال ہے کہ آج توحید پر ہی بحث ہو۔ تاکہ لوگوں پر روشن ہو جائے کہ تثلیث حق ہے یا توحید۔ اس کے بعد تحریف پر بھی گفتگو ہو سکتی ہے۔ ہم کو انکار نہیں کہ ہم تحریف بائبل پر مناظرہ نہیں کرینگے۔ دوسرے تحریف پر بحث کرنا سراسر عقل کے خلاف ہے۔ کیونکہ تثلیث مقدس پر کل آپ معترض ہوئے اور آج بھی گویا معترض بننا چاہتے ہیں (چہ خوش) چاہیئے کہ آج ہم معترض ہوں توحید پر۔ اس پر جماعت احمدی نے بہت کچھ شور و شغب کیا حالانکہ پادری صاحب موصوف اس پر بھی راضی ہوئے کہ بہت اچھا جو کچھ آپ لوگ چاہتے ہیں میں منظور کرتا ہوں۔ بشرطیکہ صدر صاحب راضی ہو جائیں۔ مگر صدر صاحب نے ہرگز منظور نہیں فرمایا۔ میر مجلس صاحب نے جو انصاف کی رو سے فیصلہ کیا تھا وہ جماعت احمدیوں کو نامنظور رہا۔ چونکہ احمدی جماعت کا منشا تھا کہ صدر صاحب مسلمان ہیں ضرور ہے کہ فیصلہ ہمارے ہی موافق کریں۔ اور کسی طرح سے ہم سے پادری صاحب کو زک دلائیں یہ غیر ممکن تھا چونکہ وہ نہایت قابل اور انصاف پسند شخص تھے۔ اس وجہ سے انہوں نے انصاف کیا اور (احمدیوں کی) اس قدر تحقیر کی کہ میں افسوس کرتا ہوں۔ باوجودیکہ تم ایم اے ہو اور مسیح موعود کے فرزند کہلاتے ہو اور خود بھی مولوی ہو۔ مگر جواب یہ کہ میں معذور ہوں۔ آج توحید پر مباحثہ کرنیکو

اس بحث میں وارد۔ باوجودیکہ علاوہ مسیحی صاحبان کے اہل اسلام نے بھی حتی الوسع کوشش کی کہ آج توحید پر مناظرہ چاہیے۔ مگر انشاء اللہ احمدی جماعت اس قدر قابل تھی اور بحث نہ کرتی تھی۔ اس وجہ سے یہ پہلو نکلا کہ ہم تیار ہو کر نہیں آئے ہیں۔ کیا صرف نام کے مسلمان اور توحید کے نافرمان۔ واہ وا کیا اچھے مسلمان۔ کہ سامعین کو بھی کردیا پریشان اس کے قبل کا مضمون غالباً پبلک کی نظر سے گذرا ہوگا بدیں وجہ یاد دہانی کی ضرورت ہے۔ کہ بوجہ ہو جانے نقیض طرفین کے مبحث ملتوی رہا اور جیسا کہ مشہور ہے کہ مناظرہ کرتے کرتے احمدی مباہلہ کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ علی ہذا۔ اور مضمون کے روانہ کرنے میں اس وجہ سے تاخیر ہوئی کہ قمر د عقرب تھا

قمر د دوری بہتر نہیں توحید کی زیادہ
رہی توحید نابینا ہیں تثلیث کے آگے

احقر العباد۔ قمر الدین نومرید۔ ایم۔ اے مشن بمبئی۔

ہندوستانی کلیسیا کی سب سے بڑی ضرورت

زمانہ حال میں ہندوستانی کلیسیا کے سامنے بہت سے اہم عقدے پیش ہیں۔ جن کے حل کرنے کی سعی و کوشش ہر مسیحی پر فرض ہے۔ ان عقدوں میں سے شاید سب سے زیادہ ضروری اور مشکل عقدہ پاسبانوں کے متعلق ہے۔ مسیحی مذہب کو ہندوستان میں آئے ہوئے ایک مدت مدید ہو گئی۔ لیکن اب تک ہندوستانی کلیسیا اپنے پاسبانوں کی پرورش کے واسطے دوسروں کے زر کی محتاج نظر آتی ہے۔ صرف چند ایک گنتی کی مقامی کلیسیائیں اپنے پاسبانوں کا خرچ آپ اُٹھا رہی ہیں۔ باقی تمام کلی یا جزوی طور پر مشنوں سے مدد حاصل کرتی ہیں۔

ضرورت نہیں کہ اس مقام پر ان خرابیوں کا ذکر کیا جائے جو موجودہ انتظامی صورت کی وجہ سے ظہور میں آ رہی ہیں۔ مختلف جگہوں کی کلیسیاؤں اور اُن کے پاسبانوں کے باہمی تعلقات پر نظر ڈالئے اور خود ہی حال معلوم ہو جائے گا۔ صرف اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ جن خرابیوں کی طرف ہم نے اوپر اشارہ کیا وہ خُدا کی ہیکل میں رخنہ اندازی کا کام کر رہی ہیں۔

امسال لودیانہ پریسبٹری کے جلسے میں جو کہ مارچ مہینے میں سہارنپور میں فراہم ہوا اس امر پر غور کیا گیا اور ایک کمیٹی قایم کی گئی تاکہ ذیل کے اغراض کو پورا کرنے کے لئے ایک مسودہ تیار کرے۔

اوّل۔ کہ گاؤں اور شہروں کی کلیسیاؤں کے لئے پاسبان تیار کئے جائیں۔

دوم۔ کہ پاسبانوں کی پرورش کا سارا بوجھ کلیسیائیں خود اُٹھائیں۔

اس کمیٹی کی طرف سے ناظرین نور افشاں اور جملہ مسیحی اصحاب کی خدمت میں التماس ہے کہ اس عظیم اور کٹھن سوال پر روشنی ڈالیں اور اپنی قیمتی رائے سے کمیٹی کی مدد کریں۔ اگر کوئی صاحب اپنے خیالات کو پبلک کے سامنے نہیں رکھنا چاہتے تو وہ براہ مہربانی خط و کتابت کے ذریعہ اپنی رائے سے ہم کو مطلع فرمائیں۔ لیکن اُن کے خطوط ۸ اکتوبر ۱۹۱۶ء سے پیشتر ہمارے پاس پہونچ جانے چاہئیں۔

امید ہے کہ ہمارے بزرگ اور تجربہ کار مسیحی اور مسنری صاحبان حتی الامکان اس امر میں ہماری مدد کریں گے۔

اے۔ ٹھاکر داس رکن کمیٹی (مشن کمپونڈ نولکھا۔ لاہور۔

ایک دلچسپ کہانی

خداوند یسوع مسیح جن دنوں میں اس دنیا پر تھا اُس زمانہ کا ذکر ہے کہ ایک چھوٹا سا لڑکا جس کا نام ستفنس ایک چھوٹے سے تاریک گھر میں رہا کرتا تھا۔ اُس لڑکے کے باپ نے ایک دن شراب کے نشے میں اُس کو زمین پر دے مارا۔ بیچارے لڑکے کی ٹیڑی ہڈی ٹوٹ گئی۔ اُس دن سے بےچارہ ستفنس اُسی تاریک کوٹھڑی میں پڑا رہتا تھا۔ بدن میں سخت تکلیف ہوتی تھی اور وقت بڑی مشکل سے گزرتا تھا۔ سارا دن گھڑیاں گنتا رہتا کہ کب رات ہو اور بڑا بھائی طیمس گود میں اُٹھا چھت پر لے جائے۔ تب پڑوسن کے چھوٹے لڑکے سے جسکا نام گوگو ہے پیاری پیاری باتیں کرکے اپنا دل بہلائے۔ کیونکہ دنیا میں اس کے واسطے اور کوئی خوشی نہ تھی۔

ایک دن کا ذکر ہے کہ رات کو جب سب چھت پر جمع ہوئے تو اُس کی ماں پڑوسن سے کہنے لگی کہ آج جب میں چشمہ پر پانی بھرنے گئی تو میں نے وہاں عجیب باتیں سُنیں۔ ایک شخص جس کا نام یسوع ہے اُس نے بہت ہی عجیب عجیب کام کئے ہیں۔ کئی اندھوں لنگڑوں۔ کوڑھیوں۔ اور قسم قسم کے بیماروں کو راضی کیا ہے۔ کاش کہ میں اپنے بیٹے کو اُس کے پاس لے جا سکتی۔ تو وہ اس کو ضرور راضی کر دیتا۔ پر کیا کروں؟ اس



کے ساتھ تو ایک بڑی بھیڑ رہتی ہے۔ لوگ تو اُس کو اتنا گھیرے رہتے ہیں کہ اس تک پہونچنا بڑا مشکل ہو۔ ستفنس گوگو کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ اس کا خیال بھی نہ تھا۔ کہ میرے بیٹے نے یہ سب باتیں سن لی ہیں۔ اگلے سویرے ہی اُس کی ماں روتی ہوئی آئی کہ گوگو چھت پر سے گر گیا ہے۔ اور اُس کی سب ہڈیاں ٹوٹ گئی ہیں۔ اور میں اُس کے گھر جا کر اس کی ماں کو تسلی دونگی۔ جب ماں یہ کہہ کر چلی گئی تو ستفنس کے دل میں ایک دم خیال آیا کہ اگر یسوع یہاں ہوتا تو ضرور گوگو کو راضی کر دیتا۔ بہت سوچ و فکر کے بعد آخر خود زمین پر گھسٹتا ہوا چل نکلا راستے میں بہت ہی دکھ تکلیف اُٹھائے۔ مگر یسوع نہ ملا۔ آخرکار بہت ہی تھک گیا۔ دوپہر کا وقت تھا۔ دھوپ بہت ہی تیز تھی۔ بھوک پیاس اور گرمی کی شدت سے ہانپنے لگا۔ اب جب یسوع کے ملنے کی بھی کچھ امید نہ رہی تو بالکل ہمت ہار بیٹھا اتنے میں تین چار بڑے بڑے کتے بھونکتے ہوئے اُس پر آ پڑے۔ بے چارہ ستفنس دونوں ہاتھ منہ پر رکھ کر رونے لگا۔ اتنے میں کیا دیکھتا ہے کہ ایک لمبا سا شخص آ کھڑا ہوا ہے اور اپنے سایہ سے اُس پر چھاؤں کر رہا ہے۔ ستفنس اس مہربان شخص کو دیکھ کر پہچان گیا۔ کہ ضرور یسوع ہی ہے۔ اور جھٹ یسوع کے قدموں پر گر کر کہنے لگا۔ پیارے یسوع مہربانی سے گوگو کو راضی کر دے۔ اور اپنے دکھ کا خیال تک بھی نہ تھا۔ پیارے خداوند نے بڑے پیار سے دونوں ہاتھ اُس کے سر پر رکھ دئے اور اُس کو برکت دی اور کہا کہ ہاں گوگو راضی ہو گیا ہے۔ اُسی دم ستفنس بھی راضی ہو گیا۔ جب دوڑتا ہوا گھر گیا تو دیکھا کہ گوگو بڑے آرام سے سو رہا ہے۔ دونوں مائیں اپنے بیٹوں کو راضی دیکھ کر بہت خوش ہوئیں۔ اور بہت لوگ خداوند پر ایمان لائے۔

کاش کہ آجکل جو عورتیں گھروں میں رہتی ہیں اور کہتی ہیں کہ ہم خداوند کے لئے کچھ کام نہیں کر سکتی اپنے بچوں کو مسیح کی محبت کے بارے میں کہانیاں سنایا کریں۔ ایسا کہ بچے شروع ہی سے خداوند یسوع مسیح سے محبت کرنا سیکھ جائیں۔ بس یہی کافی ہے۔ دنیا میں محبت جیسی اور کوئی چیز ہی نہیں ہے۔ بچے مشنری بہت ہی بڑے بڑے کام کر سکتے ہیں۔ (دپلیم دیوی)

مرقعہ تثلیث کے خریداروں سے التماس

معزز خریدار برادرو! فقیر کو سخت افسوس ہے کہ یہ رسالہ شایع تو ہو گیا پر اس قدر فاش غلطیاں چھاپے کی کمی سے رہ گئی ہیں جس کی نسبت اتنا عرض کرنا کافی ہوگا کہ شایع ہونے سے نہ ہونا کہیں مناسب بلکہ بدرجہا بہتر ہوتا۔ افسوس کہ فاش غلطیاں لفظوں کی جملوں کی حوالوں کی پائی جاتی ہیں۔ اور اکثر جملے اوپر کے نیچے اور بسا اوقات جملے کے جملے جو کہ حاشیہ پہ تھے داخل نہیں کئے گئے۔ حاشیہ پر جملے تحریر کرنے کا سبب یہ تھا کہ پہلا پروف ایام مصیبت میں دیکھا اور دوسرا پروف فقیر کی نظروں سے نہیں گزرا نا گیا بس اس کتاب کی غلطیوں کا ذمہ دار خاکسار ہرگز نہیں۔

احقر پادری کیول سنگھ ایڈیٹر نورافشاں کا غایت درجہ ممنون ہے کہ آنجناب نے اپنے مضمون سے مصنف کو تصحیح کے واسطے مدد فرمایا۔

پس اب مناسب سمجھا گیا ہے کہ مرقعہ تثلیث بار دوم با تصحیح شایع کرائی جاوے۔ لہذا اُن خریداروں سے گذارش ہے کہ جن کے پاس غلط رسالہ پہونچ چکا ہے براے مہربانی وبند بیرنگ ایک آنہ کا ٹکٹ رسالہ کے ساتھ لکھنؤ مسٹر کولون سنگھ کے پاس واپس کریں۔ نیا رسالہ فوراً ارسال کیا جائے گا۔ دیگر التماس یہ ہے کہ ناظرین براے عنایت ومہربانی غلطیوں کو نظرانداز نہ فرمائیں بلکہ کولون سنگھ کو یا فقیر کو بذریعہ سرفرازنامہ آگاہ فرمائیں تاکہ دوسری اڈیشن میں غلطیوں سے مبّرا رہے اور پبلک فایدہ حاصل کرے۔ فقیر حتی الوسع کوشش کریگا کہ غلطیاں دور ہوں پر مسیحی بھائیوں کا بھی فرض ہے کہ مدد کریں۔ کیونکہ فقیر عدیم الفرصت ہے۔ پس قوی امید ہے کہ برادران ذیشان مدد فرما کر ممنون فرمائنگے

فقط۔ راقم فقیر حقیر سید امیر حسن میرزا۔

رکروٹونکی جسمانی طاقت

فوجی رکروٹوں کی عمر اور قد

فوجی رکروٹوں کی عمر ۱۸ اور ۲۵ سال کے درمیان ہو اسوائے ایسے آدمیوں کے کہ جنہوں نے فوج یا ریزرو سے نام کٹایا ہو۔ اور ہر طرح بھرتی کئے جانے کے لائق ہوں۔ جو عمر بھرتی ہوتے وقت لکھائی گئی ہو وہ بعد میں کم بیش نہیں ہو سکتی۔ کم سے کم اونچائی ساحل کے توپخانہ اور ہندوستان کے پہاڑی توپخانہ کے رکروٹوں کے لئے ۵ فٹ ۸ انچ ہے۔ رسالہ کے رکروٹوں کی اونچائی کمان افسر صاحب کی مرضی پر منحصر ہے۔ گورکھا لوگوں اور گڑھوال والوں کی اونچائی کم سے کم ۵ فٹ ہے۔ مرہٹوں، لبانہ سکھوں

اور ایسے سکھوں کے لئے جو بہار سی ترپخانہ کے ڈرائیور کے طور پر بھرتی ہوں ۵ فٹ ۲ انچ ۔ دیگر اور سکھوں کے لئے ۵ فٹ ۳ انچ ۔ باقیوں کے لئے جو پیادہ فوج میں بھرتی ہوں ۵ فٹ ۴ انچ کسی فوج کے لئے قد اور چھاتی کے ناپ کا خاص طور پر مقرر کرنا منع ہے۔

فوجی رکروٹوں کی چھاتی کا ناپ } فوجی رکروٹوں کے لئے کم سے کم چھاتی کا ناپ جنکا قد کہ ۵ فٹ ۷ انچ سے زیادہ نہو ۳۲ انچ ہے ۵ فٹ ۷ انچ سے اوپر قد کے لئے ہر ایک زائد انچ کے لئے آدھ آدھ انچ چھاتی کا ناپ اور زیادہ ہونا چاہیے۔ چھاتی کو ڈھیلا رکھنے اور سانس بھر کر بڑھانے میں کم سے کم دو انچ کا فرق ہونا چاہیے۔

باجے والے ۔ بگلر ۔ تنبور بجانیوالے اور ترمچی } بغیر لحاظ ناپ کے بھرتی کئے جاسکتے ہیں بشرطیکہ وہ ہر طرح سے جنگی آدمی کا کام کرنے کے قابل ہوں۔ جہاں تک ممکن ہو ایسے آدمی اُسی قوم کے ہونے چاہیئے جس قوم کے آدمی اس فوج میں بھرتی ہوتے ہوں۔ لیکن اگر ایسا نہ ہوسکے تو دوسری قوم کے آدمی جنکی بھرتی دوسری ہندوستان کی فوجوں میں ہوتی ہے۔ بھرتی کئے جاسکتے ہیں۔

بندوق مستری ۔ کاریگر ۔ بابو لوگ انجن چلانیوالے نعلبند اور موچی } بغیر لحاظ قوم یا ناپ کے بھرتی ہوسکتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ اور ہر طرح سے مضبوط ہوں۔

ٹرانسپورٹ کیلئے رکروٹ } ۵ فٹ ۲ انچ اونچائی اور کم سے کم ۳۰ انچ چھاتی کے ناپ سے کم نہو۔ باقی ہر طرح سے فوج کے رکروٹ کی طرح مضبوط ہو۔ نظر گو اتنی تیز نہ ہو۔

ڈولی بردار } رکروٹ کم سے کم ۱۸ سال اور زیادہ سے زیادہ ۲۵ سال کے عمر کے ہوں اور اونچائی میں ۵ فٹ ۴ انچ سے لیکر ۵ فٹ ۸ انچ تک اور اُن کا چھاتی کا ناپ ۱۸ سے ۲۱ سال کی عمر کے لئے ۳۲ انچ اور ۲۱ سے ۲۵ سال کے لئے ۳۳ انچ ہو۔ اور جسمانی صحت فوج کے رکروٹ جیسی۔ نظر گو اتنی تیز نہو۔ ایسے آدمی جنہوں نے پہلے ڈولی بردار کی نوکری کی ہو عمر میں ۳۵ سال سے کم ہوں اور نوکری کے لایق ہوں بھرتی کئے جاسکتے ہیں۔

جنگی ہسپتالوں کے نوکر } ۱۸ اور ۲۵ سال کی عمر کے درمیان ہوں اور جسمانی صحت اُن کے کام کے لئے درست ہو نظر تیز ہونے کی ضرورت نہیں۔ جن آدمیوں نے پیشتر نوکری کی ہو وہ دوبارہ بھرتی کئے جاسکتے ہیں۔ بشرطیکہ اُن کے پہلے کورمیں اُن کا چالچلن اچھا رہا ہو۔ اور عمر میں ۳۵ سال سے زیادہ نہوں۔

سمندر پار جانے والے مزدور } جنگی مزدوری کے سوائے ۲۰ اور ۳۵ سال کی عمر کے درمیاں ہوں اور جسمانی صحت اپنے کام کرنے کے لایق ہو۔ نظر تیز ہونے کی ضرورت نہیں

دیگر شاگرد پیشے کے لوگ } مثلاً لانگری بہشتی بھنگی وغیرہ وغیرہ اپنا اپنا کام کرنے کے قابل ہوں نظر تیز ہونے کی ضرورت نہیں ❊

شرائط ملازمت

جنگی اور غیر جنگی رکروٹ سوائے ایسے آدمیوں کے کہ جو غیر جنگی مزدوری سمندر پار کے لئے ہوں۔ حال کی لڑائی کے ایام کے لئے بھرتی کئے جاتے ہیں۔ لڑائی ختم ہونے پر اگر وہ چاہیں توجتنی جلدی ہوسکے اُن کا نام کاٹا جاسکتا ہے۔ لیکن اگر وہ چاہیں تو وہ باملازمت میں رکھے جاسکتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ آئندہ نوکری کے لائق ہوں سمندر پار جانے والے فالور صرف لڑائی کے عرصہ کے لئے بھرتی کئے جاتے ہیں۔ اور لڑائی کے بعد جتنی جلدی ہوسکے اُن کا نام کاٹ دیا جائےگا۔ غیر جنگی مزدور صرف خاص خاص عرصہ کے لئے بھرتی کئے جاتے ہیں جن کی بابت ہدایات وقتاً فوقتاً جاری ہوتی رہینگی۔

مشتہر جناب مہاراجہ ہرنام سنگھ صاحب بہادر دام اقبالہٗ

تبت کے حالات

میں کوپ کے مشنری انچارج پادری مارکس صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے مسٹر علی کو میرے ساتھ جانے کی اجازت عطا فرمائی۔ مسٹر علی سے مجھے خدا کا کلام سنانے میں بڑی مدد ملی۔ آپ ایک لایق ملنسار اور جفاکش مسیحی ہیں۔ کوپ میں آپ مناد اور اُستاد اور پوسٹ ماسٹر کے کام پر تعینات ہیں۔ اور امید ہے کہ اگر خدا کی مرضی ہوئی تو موسم گرما میں آپ ہر سال میرے ساتھ تبت میں جاکر آزادانہ طور سے خدمت کیا کرینگے۔ کوپ سے ہم کھب اور نمگیا میں خوشخبری سناتے ہوئے تبت کے ضلع زنگچنگ میں گئے۔ جہاں پر انجیل سنانے کے لئے بہت اچھے موقعہ ملے۔ لوگ لاپرواہی سے ترمیش آئے۔ لیکن خدمت میں رکاوٹ اور تکلیف کا باعث نہیں ہوئے۔ اس ضلع میں



خاص مقامات یہ ہیں۔ کیوک۔ پوری۔ سرکنگ۔ نیک رنی اور میانگ۔ اِن سب کا صدر مقام شپکے ہے۔ شپکے میں تین نمبردار ہیں جنکو گمدیو کہتے ہیں۔ گمدیو بڑی اچھی طرح سے پیش آئے۔ ہم اُسی کے گھر میں رہے۔ میاں بیوی دونوں نے بڑی خدمت کی رات کو اُنہوں نے نمکین چا میں مکھن ڈال کر ایک بڑا دیگچہ اور تشتوجار سے سامنے رکھ دیئے۔ اور سب لوگ بڑی دیر تک گفتگو کرتے اور سنتے رہے۔ دوسرے روز دونوں نمبرداروں کو میں نے ایک ایک تبتی زبان کی انجیل دی۔ اُنہوں نے وعدہ کیا کہ ہم ضرور پڑھیں گے دوسرے روز ایک لاما نے آکر درخواست کی کہ ایک انجیل مجھے بھی دیجئے۔ اور جب دیدی تو بڑا خوش اور شکرگزار تھا۔ یہاں پر ذات پات اور چھوت وغیرہ کا مطلق خیال نہیں کرتے۔ دوسرے روز ہم کنڈ سے کو گئے۔ اور رات کو اونچے پہاڑ چینگلا پر رہے۔ وہاں بہت سے بھیڑ بکریوں کے چرواہے موجود تھے۔ یہ بھی بڑے سلوک سے پیش آئے مگر رات کو چاروں طرف کی ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں نے بہت ستایا! یہ جگہ قریباً ۱۵ ہزار فٹ اونچی ہے۔ جب سردی زیادہ ستایا تو ان گڈریوں نے ہمارے اوپر اپنا تمبو ڈالدیا۔ زیادہ سردی کی وجہ یہ تھی کہ ۱۳ جولائی کو اس پہاڑ پر خاصی برف پڑی۔

جس روز ہم چینگلا پہاڑ پر سے جو قریباً ۱۹ ہزار فٹ اونچا ہے۔ گذرے تو بڑی تکلیف ہوئی۔ پھولوں کی خوشبو اور ہوا کے ہلکا ہونے کی وجہ سے دم رکا جاتا تھا۔ اور سر میں بھی سخت درد تھی۔ بعض پہاڑ تو اس قدر اونچے ہیں کہ اُن کو عبور کرتے ہوئے ناک وہ منہ سے خون جاری ہو جاتا ہے اور ۵ منٹ کے بعد اور پھر دو منٹ کے بعد اور پھر ایک منٹ کے بعد بیٹھنا پڑتا ہے۔ بلکہ بعض دفعہ تو جانا بھی ناممکن ہو جاتا ہے۔ ایسے مشکل اور دشوار گذار جگہ میں صرف ایک ہی بات تسلی کا باعث ہوتی ہے کہ لوگوں کو جنہوں نے مسیح کا نام بھی نہیں سنا اُنکو نجات دہندہ کی طرف سے خوشخبری سنائی جاتی ہے۔ اس دورہ میں خدمت کے لئے اچھے موقعے ملے۔ اب دعا یہ ہے کہ خدا اس ملک کے لئے جلد دروازہ کھولے۔ کہ وہاں بھی جابجا خداوند کی کلیسیا قائم ہو جائے۔ ابتک تو خاص تبت میں ایک مقام رسا میں صرف ۵ مسیحی ہیں۔ جنکو ان کی درخواست کے مطابق میں نے بپتسمہ دیا تھا۔ اُمید ہے کہ آہستہ آہستہ خدا اس کام کو بہت ترقی دیگا۔ آمین۔

شپکے سے گرتوک کے لئے صرف ۸ دن کا راستہ ہے جیسے کیرک۔ پوو سے تنگمید۔ پیانگ۔ سمدو۔ کھنگچے۔ سمرچنگتنگ۔ ری کیالنگ۔ سرکھیانگ۔ تگنگ۔ ڈنگریا۔ ایننگ۔ زنگمبنگ۔ گیانیو۔ میسر۔ پارکا اور ترچن وغیرہ ہو کر کیلاش پربت جاسکتے ہیں جسکو تبتی زبان میں "گنگرنپوچے" (مقدس پہاڑ) کہتے ہیں (باقی دارد)

اشتہار

اطلاع دیجاتی ہے کہ لودیانہ پریسبٹری کا موسم خزاں کا جلسہ انبالہ شہر میں تاریخ ۹ اکتوبر سنہ رواں بروز منگلوار بوقت ۱۱ بجے صبح منعقد ہوگا۔ التماس ہے کہ تمام کلیسیاؤں کے پاسٹر اور ڈسٹرکٹ مشنری وسپرنٹنڈنٹ صاحبان ۲۰ ماہ حال تک مندرجہ ذیل چیزیں سٹیٹڈ کلارک کے پاس انبالہ چھاؤنی ارسال کر کے اسکو مشکور فرماویں کہ وہ اپنی رپورٹ جو پریسبٹری بینڈ اور جنرل اسمبلی کیلئے بروقت تیار کرے (۱) تعدادی نقشہ پرشدہ (۲) چندہ وبرائے بشارت۔ پریسبٹرین۔ سنڈ اور جنرل اسمبلی فنڈوں کیلئے (۳) امور متعلقہ پریسبٹری (۴) دینداری کی کیفیت

پی سی ایل سٹیٹڈ کلارک لودیانہ پریسبٹری از شملہ ۶/۹

اطلاع

میں نے ۲۹ اگست سنہ ۱۹۱۷ء کی صبح سے رسالہ المسیح دہلی سے اپنا قطع تعلق کر لیا ہے۔ المسیح کے نام و پیہ کتابیں مرزا عبدالغنی ایڈیٹر المسیح کو دیکر باضابطہ رسیدیں حاصل کر لی ہیں۔ لہذا آئندہ خریداران المسیح براہ راست مرزا عبدالغنی (نو مرید) ایڈیٹر المسیح لاہور کے ساتھ خط و کتابت کریں۔ کیونکہ وہ اسکے واحد مالک ہیں

سکندر خاں۔ ادلیہ لاج۔ میکلوڈ روڈ لاہور

ضرورت

ہمارے بورڈنگ اسکول کیلئے ایک مسیحی ہیڈ مدرس کی جو ورنیکلر مڈل کلاس کو پڑھانے کی قابلیت رکھتا ہو اور ایک مسیحی مڈل پاس نائب مدرس کی ضرورت ہے دونوں تجربہ کار شادی شدہ اور چرچ آف انگلینڈ کے ممبر ہوں اور وہ مشنری صاحبان اُن سے واقف ہوں تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔ درخواستیں اپنے ہی ہاتھ سے ہندی یا اُردو میں لکھکر پاس منیجر صاحب سینٹ اینڈرس صاحب اسکول گھاٹمپور۔ ضلع کانپور بھیجدیجئے۔

اشتہار

اطلاع دیجاتی ہے کہ ڈپٹی سادھا رشن صاحب ای۔ اے سی مجسٹریٹ درجہ اول لائلپور کی عدالت میں میرا مقدمہ بنام شمعون ولد بیکا مہردین وجیلو وغیرہ ساکنان سیووال تحصیل ظفروال ضلع سیالکوٹ کے خلاف دربارہ میری دختر سردار بیگم کے دائر ہے جو نابالغہ ہے اور خلاف میری مرضی مذکورہ بالا اشخاص کے قبضہ میں ہے جو اُسے فروخت کرنا چاہتے ہیں اس لئے تمام مسیحی نکاح خوانوں اور خادم الدینوں کو اطلاع دیجاتی ہے کہ غلطی سے کوئی اُس کا نکاح نہ کرے

اللہ دتا مسیحی موضع ۱۶۴

ڈاکخانہ کھوسیانوالہ۔ ضلع لائلپور۔

کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

خرچ کا مخاطبات۔ یہ بورڈنگ عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصہ دراز سے جاری ہے مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے یکم اپریل ۱۹۱۳ء سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی زیر نگرانی کر دی ہیں جس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام بخوبی طور پر ہو گیا ہے شرح خرچ خوراک معہ فیس طالب علم ماہوار مگر ایک خاندان سے دو ہوں للعہ ۳ ہوں للعہ دھوبی و کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی الماری وغیرہ نہایت ارزاں قیمت پر فروخت ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں جن رکشا گاڑی و گول بورڈ کیرم وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں قیمت جن رکشا لعہ سے اسعہ گول بورڈ لعہ سے معہ مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

برنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے جاری ہے اور تقریباً ایک میل شہر سے باہر ایک پرفضا اور صحت افزا مقام پر واقعہ ہے اس کے متعلق وسیع اور ہوادار بورڈنگ ہوس اور خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان لڑکوں کے غسل کیلئے ایک خوش وضع حوض عبادت کے لئے گرجا گھر۔ اور جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں مزید برں سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں سکول ہذا میں چند مسیحی لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے لہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلباء پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔

المشتہر۔ پرنسپل برنگ ہائی سکول۔ بٹالہ۔ ضلع گورداسپور۔

باغ دل

ایڈیٹر مسٹر محمد اسمعیل صاحب۔

چندہ سالانہ ۸ مگر جو زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں تو عہ ہوگا۔

فی کاپی ہر المشتہر ای۔ ایم ویری ڈی ڈی منیجر لودیانہ پنجاب

کرسچن بک سٹور لودیانہ

یہاں تمام مسیحی علم ادب کی تمام کتابیں فروخت ہوتی ہیں جو اردو اور پنجابی زبانوں میں امریکن ٹریکٹ سوسائٹی پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی اور برٹش اینڈ فارن سوسائٹی کی طرف سے شائع ہوتی ہے فہرست کتب کیلئے درخواست بحضور منیجر پادری ای۔ ایم ویری صاحب لودیانہ پنجاب۔

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو زبان انگریزی اور رومن اردو الہ آباد سے شائع ہوتا ہے۔ اس میں کلیسیائی اور علمی تحریریں کرسچن انڈیپنڈنٹ کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں۔ چندہ سالانہ حسب تنخواہ خریداران ۱۲ روپے سے کم ۲ روپیہ تک نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی نیو چوک الہ آباد یوپی سے طلب کر سکتے ہیں۔

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک ع

ہندوستان و پنجاب سے ے ے ے

غیر ممالک سے ۱۳ ے

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ہے	ے	لعہ
چوتھائی کالم	ے	لعہ	عسہ
نصف کالم	لعہ	عسہ	وسہ
پورا کالم	عسہ	وسہ	صہ
پورا صفحہ	صہ	وعہ	ماصہ

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۳ ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائے گا۔

نوٹ

نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں۔

تمام ضروریات زندگی

۱۲/۱

کابل و کشمیر کی پیداوار اور میوہ جات پنساری مفرد و مرکب زعفران کستوری مربہ جات شہد عطر تیل پھلیل ہینگ پاپڑ وڑیاں سامان سوداگری خیاری سامان سٹیشنری سامان مستورات ادویات پارچات اسباب جرموں بوٹ گرگابی وغیرہ لیٹنا یاری لونگی کلاہ ٹوپی سامان متھیارات متعلقہ دندی زکھان زرگران سوچی حجام وغیرہ

بھگوانس عرق عشبہ مرکب۔

مصفی خون خارش پھوڑا پھنسی آتشک اسور گنٹھیا بدن کے سفید و سیاہ داغ اور دیگر جلدی بیماریوں کیلئے اکسیر ہے صحت نہ ہو تو قیمت واپس فہرست مفصل درخواست پر مفت مل سکتی ہے۔ نوٹ بمفصلہ ذیل شہروں سے ہمارے ایجنٹوں سے خرید سکتے ہیں بنوں۔ کوہاٹ۔ نوشہرہ۔ ایبٹ آباد حضرو حسن ابدال کیمبلپور گوجرانوالہ جہلم گجرات بھیرہ۔ لاہور۔ جرپانوالہ خانقاہ ڈوگراں وزیر آباد۔ جہلم سیالکوٹ جھنگ لگھیانہ۔ بٹالہ۔ جالندھر۔ ملتان گمریاں وغیرہ وغیرہ المشتہر

ہر بھگوان پنساری شہر راولپنڈی

ہماری ۲۵ سالہ تجربہ شدہ مجربات

۱۳/۱

سرمہ مینا کی (اندھوں کی دھند سرکرنے جالا ناخنہ۔ لالی۔ پانی کے لئے) ناظرین نور افشاں سے پادری صاحبان پروفیسران حکیمان شاہد ہیں قیمت عہ

روغن اکسیر اعظم (درد سر۔ شقیقہ۔ کان۔ کمر گھٹنے۔ ہچکی ورم۔ چوٹ۔ گٹھی۔ موچ۔ ڈنگ دار جانور کے کاٹے) کر دستانہ ہاتھ پیر ارے کے لئے ۱۲۰

مجربات (واسطے ہیضہ۔ مرگی۔ طاعون۔ کمزوری۔ جگر تلی جواب سندات کے لئے۔ رکائنٹ ونیز پیر آباد ۱۲ آنہ بھیجئے) ڈاکٹر دھرم داس۔ ایل۔ ایچ۔ ایم لاہور بی۔ ایم۔ ایچ

عمدہ قابل اطمینان اصلی

تخم ترکاری اور پھول نیز پھول پھل کے پودے ایچ۔ ایچ عیسے جی اینڈ کو سہارنپور سے ملتے ہیں۔ فہرست منگا کر ... قیمت معلوم کیجئے ایچ ایچ عیسے جی اینڈ کو سہارنپور

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نور افشاں کے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام ... علی برادرز چھپا